محسن انسانیت بطور معلم انسانیت

اس کائنات ارض وسما میں انسان اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق ہے جسے خدائے ذوالجلال نے شرف خلافت سے نوازا ہے رب العالمین نے جہاں اس شاہکار عظیم کو عقل وشعور فکر و تدبر جیسی نعمتوں سے نوازا ہے وہاں اس کی رہنمائی کے لئے نبوت و رسالت کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے۔ اور یہ ربوبیت خداوندی کا تقاضا بھی تھا جیسا کہ ہر دور میں ہر قوم کی طرف انسان کی راہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے نبی بھیجے ہیں قرآن مجید میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

و لقد بعثنا فی کل امتہ رسولا ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے۔

انسان کی راہنمائی کے لئے اور خدائے ذوالجلال کا پیغام پہنچانے کے لئے حضرت آدمؑ آئے' حضرت نوحؑ آئے' حضرت ابراہیمؑ آئے' حضرت شعیب آئے' حضرت سلمان آئے' حضرت موسیٰ آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حتیٰ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے اور ان انبیاء نے اپنی اپنی قوم کی تعلیم و تربیت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے اور ان انبیاء نے اپنی اپنی اقوام کی کایا پلٹ دی مگر حالات اور ادوار کے تغیر و تبدل اور باطل قوتوں نے انبیاء کی تعلیمات کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ جس کی وجہ سے پوری دنیا کشتی ناخدا کی طرح ہچکولے کھانے لگی تھی۔ جہالت کی اندھیری رات اپنے عروج پر تھی زمین اہل زمین کی چیرہ دستیوں سے بیزار تھی۔ آسمان پر قصر رعونت کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ خلوص اور مروت کے راستے سنسان ہو چکے تھے صبر و ایثار کے دریار اجڑ چکے تھے کائنات کا چپہ چپہ ایک ڈراؤنے خواب کے منظر پیش کر رہا تھا۔ انسان اپنے خالق حقیقی کو بھلا چکا تھا کہیں پتھروں کی پرستش ہو رہی تھی کہیں اشجار کو معبود مانا جاتا تھا اور کہیں آگ مرکز بندگی تھی غرضیکہ انسان انسانیت کے نام پر بدنماد ھبہ بن چکا تھا۔

پوری دنیا میں کہیں دور وحشت چل رہا تھا۔ تو کہیں شرک اور بت پرستی کی لعنتوں نے مدنیت کا ستیاناس کر رکھا تھا۔ مصر' ہندوستان' بابل' نینوا' یونان اور چین میں تہذیب اپنی شمعیں گل کر چکی تھی۔ روم اور ایران کے شیش محلوں میں بھی بدترین مظالم کا دور دورہ تھا اور زندگی کے زخموں

سے تعفن اٹھ رہا تھا۔ بادشاہ خدا کے اوتار ہی خدا بنے تھے۔ دنیا میں کشت و خون عام تھا۔ اس کشت و خون میں انسان بری طرح پامال ہو رہا تھا وہ تلخ احساسات ضرور رکھتا تھا۔ مگر ضمیر کی آزادی سے محروم تھا۔ وہ اپنی آہنی قفس میں بند تھا جس میں کوئی روزن نہیں تھا۔ اس کی روح چیختی تھی مگر اس کی پکار کا جواب کوئی نہیں دیتا تھا۔ اس کے سامنے کسی مذہب کسی نظریہ کا جگنو تک نہیں چمکتا تھا انبیاء کی تعلیمات تحریف و تاویل کے غبار میں گم ہو گئیں تھی۔ جو شئے مذہب نام کی باقی پائی جاتی تھی وہ مذہبی طبقوں کے لئے متاع کاروبار بن چکی تھی۔ قریب تھا کہ خدا کا وہ پیغام صفحہ ہستی سے مٹ جاتا جو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک ہزاروں برگزیدہ پیغمبروں نے دیا۔ ایک صبح ایران کا آتشکدہ بجھ گیا۔ قیصری و کسریٰ کے ایوان زلزلے سے لرز گئے۔ خانہ خدا میں انسانوں کے اپنے تراشیدہ خدا منہ کے بل گر گئے۔ مہر و محبت کی ننھی سی کرن نے زمین پر جھانکا اور سرور کائنات آقائے نامدار' غریبوں کے غمگسار' غلاموں کے محسن' بے خانماؤں کے ماویٰ' مساوات کے حامی' اخوت کے بانی صبر کے معدن اخلاص کے مشتری اولین انسان اخرین رسول معلم انسانیت بن کر دنیا میں تشریف لائے اور یہ بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کا خاص احسان تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا" من انفسھم یتلو علیھم ایتہ و یز کیھم و یعلمھم الکتاب والحکمتہ وان کانوا من قبل لفی رسولا ضلال مبین

رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے معلم انسانیت بنا کر بھیجا ہے۔ کہ بھٹکی ہوئی دنیا کو راہ راست دکھائے انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے کران کے اندر جوہر انسانیت پیدا کرے گویا تعلیم دینا رسول اللہ کی بعثت کا مقصد تھا۔ رسول اللہ نے خود فرمایا۔

انما بعثت معلما" ۔ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

تاریخ کی ورق گردانی سے بڑے بڑے مصلحین اور معلمین نظر آتے ہیں شیرین بیان واعظ شعلہ بیان خطیب سامنے آتے ہیں مگر کیا وہ خود بھی ایمان اور عمل صالحہ کے جوہر سے مالا مال تھے نہیں نہیں وہ عمل کے میدان میں عام آدمی سے ایک انچ بھی بلند نہیں تھے۔ دنیائی سٹیج پر بادشاہ اور حکمران بھی رونما ہوئے ہیں جنھوں نے ایک ملک کو اجاڑا اور دوسرے کو بسایا اور ایک سے چھینا اور دوسرے کو دیا۔ ان کی تلواروں کی دھاک سے بازاروں و راستوں میں امن و امان قائم ہوا۔ لیکن

دلوں کی بستیوں میں وہ امن و امان نہ قائم رکھ سکے۔ انہوں نے ملک کا نظم و نسق درست کیا مگر روحوں کی مملکت کا نظم و نسق ان سے درست نہ ہو سکا۔ حکماء اور فلاسفر جنہوں نے عجائبات عالم کی طلسم کشائی کے حیرت انگیز نظریئے پیش کئے مگر وہ بھی انسانیت کے لئے نظام ہدایت کا عملی نقشہ نہ پیش کر سکے۔ ہمیں تو انبیاء کے سواء کوئی عنصر ایسا دکھائی نہیں دیتا تھا جو انسان کو مکمل طور پر بدل سکا ہو۔ لیکن معلم اعظم کا یہ کارنامہ اور بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ آپ کی تعلیم نے پورے کے پورے انسان کو اندر سے بدل دیا آپکی تعلیم میں صبغۃ اللہ (اللہ کا رنگ) مسجد سے بازار تک گھر سے عدالت تک میدان امن سے میدان جنگ تک چھا گیا۔ ذہن بدل گئے خیالات کی رو بدل گئی۔ خیر و شر کے معیار اور حلال و حرام کے پیمانے بدل گئے' معیشت اور ازدواج کے اطوار بدل گئے۔ تمدن کے ایک ایک ادارے اور ایک ایک شعبے کی کایا پلٹ گئی ایک گوشے سے لے کر دوسرے گوشے تک خیر و فلاح کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔ کسی گوشے میں شر نہیں فساد نہیں ہر طرف بناؤ ہی بناؤ ہے تعمیر ہی تعمیر ہے ارتقاء ہی ارتقاء ہے حقیقت تو یہ ہے کہ معلم اعظم کے ہاتھوں دنیا کی نشاۃ ثانیہ حاصل ہوئی۔ تاریخ انسانیت میں کوئی معلم بھی نہیں ملتا۔ جو قول و فعل کا ایسا مجسمہ ہو۔

زمانے کی نگاہوں نے بشر ایسا کہاں دیکھا
فرشتوں کو جس کے گھر کا دربان دیکھا
عمل سے اپنے سکھایا زمانے کو عمل کرنا
انہی کے دم سے دنیا نے دور بے خزاں دیکھا

رسول اللہ وہ معلم اعظم ہیں جنہوں نے اہل عالم بلکہ عالم در عالم بہبود و سود رفاہ و فلاح عروج و ارتقاء کے لئے بلا غرض و بلا آمیزش طمع اپنی زندگی کو صرف کر دیا۔ جس نے بندوں کو خدا سے ملایا جن سے الٰہی جلوہ دنیا کو دیکھایا۔ جس نے دل کو پاک' روح کو روشن' دماغ کو درست اور طبع کو ہموار بنایا۔ حضور پاک وہ معلم اعظم ہیں جن کی تعلیم نے امن عامہ کو مستحکم اور مصلحت عامہ کو استوار کیا۔ جس نے غریبی اور امیری' جوانی و پیری امن و جنگ امید و ترنگ گدائی و بادشاہی مستی و پارسائی رنج و راحت خوف و مسرت کے ہر درجہ اور ہر مقام پر انسان کی رہبری کی۔

آپ ﷺ معلم ہیں جن کی تعلیم نے درندوں کو چوبانی بھیڑیوں کو گلہ بانی رہزنوں کو جہاں بانی غلاموں کو سلطانی شاہوں کو اخوانی سکھائی جس نے خشک میدانوں میں علم و حکمت کے دریا بہا

دیئے۔ تو پھر میں کیوں نہ کہوں؟

تو نے ذرے کو دیکھا تو زر کر دیا
تو نے پتھر کو دیکھا تو گہر کر دیا
تو نے حبشی کو رشک قمر کر دیا
تو نے غلاموں کو زمانے کا مولا کر دیا

معلم اعظم کی تعلیم نے انسانیت کو انتہائی پستی سے اٹھا کر انسانیت کی آخری بلندی تک پہنچا دیا۔ آپ کے تیار کیے ہوئے افراد میں ایک ایک نبوت کا شاہکار ہے اس پوری کائنات میں پیغمبروں کو چھوڑ کر اس سے زیادہ حسین و جمیل اس سے زیادہ دلکش اور دل آویز تصویر نہیں ملتی۔ جو ان کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ ان کا گہرا علم ان کا سچا دل' ان کی بے تکلف زندگی' ان کی بے معنی خدا ترسی ان کی پاکبازی ان کی شفقت و شرافت ان کی شجاعت و جلالت ان کا ذوق عبادت ان کا شوق شہادت ان کی شہواری ان کی شب زندہ داری ان کی سیم وزر سے بیزاری ان کی دنیا سے بے رخی اُن کا عدل ان کا حسن انتظام دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ حضور معلم اعظم کی تعلیم سے جو انقلاب انسان کی زندگی میں آیا اس کا نقشہ علامہ اقبال نے یوں کھینچا ہے۔

خاکی و نوری نہاد بندہ مولیٰ صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب اس کی نگہ دلنواز
بزم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم' پاک دل و پاک باز

معلم اعظم کی تعلیم سے انسان کے کردار میں جو انقلاب آیا اس کی درخشانی سے آنکھوں میں چکاچوند آجاتی ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے مکہ کے ایک لاابالی نوجوان بدلے تو کہاں پر پہنچے ابوذر غفاری میں انقلاب آیا تو جاہلیت کو چیلنج کیا اور خوب مار کھائی کعب بن مالک کا کردار دیکھئے بعینہ اور سمیہ جیسی کینزوں کی انقلابی شجاعت پر نگاہ ڈالئے نجاشی کے دربار میں جعفر طیار کی جرات سے سبق لیجئے۔ ایرانی سپہ سالار کے دربار میں ربعی بن عامر کی شان استغنا ملاحظہ فرمایئے۔ تاروں کے